بدقسمتی سے علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کے متعلق مسلمانوں کا عام خیال یہ ہے کہ وہاں پچھلے دنوں جو کچھ ہوا ہے وہ گورنمنٹ کے ایما پر ہوا ہے، اگر یہ خیال صحیح ہے تو یہ یونیورسٹی اور گورنمنٹ کے لئے باعث ننگ و عار ہے اور اگر یہ خیال غلط ہے تو گورنمنٹ اور یونیورسٹی دونوں کو اس کی مؤثر عملی تردید کرنی چاہئے، اور اس کی صورت یہ ہونی چاہئے کہ ۲ر جولائی کو چندماہ کے تعطل کے بعد جب یونیورسٹی کھلے تو جن طلبا کا اخراج کیا جاچکا ہے ان کے معاملہ پر ازسرنو غور کیا جائے اور یونیورسٹی میں باہم اعتماد و اعتبار کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ ایک جمہوری طرز زندگی میں یہی طریقہ کامیاب ہوسکتا ہے، جبر و تشدد اور استبداد و آمریت سے پیچیدگیاں بڑھتی ہیں کم نہیں ہوتیں۔

جنوبی افریقہ اور موریشس کے سفر کے سلسلہ میں مسلمانوں اور ان کے مختلف اداروں کے علاوہ میں ان دونوں ملکوں کی حکومتوں، یونیورسٹیوں، ریڈیو اسٹیشنوں اور اخبارات وجرائد کا بھی شکر گذار ہوں۔ حکومتوں نے نہ صرف یہ کہ سفر کی سہولتیں بہم پہونچائیں، بلکہ اپنے ہاں کے خاص خاص جلسوں اور پارٹیوں میں شرکت کی دعوت دی، یونیورسٹیوں کے لکچر کے لئے مدعو کیا، اور وائس چانسلر نے بعض تعلیمی معاملات میں مشورہ کے لئے یاد فرمایا۔ ریڈیو اسٹیشن نے تقریر کی دعوت دی، اور اخبارات نے انٹرویو لے کر شائع کیا اور یوں بھی میری نقل و حرکت اور لکچروں کی نسبت وقتاً فوقتاً اطلاعات چھاپتے رہے۔ ان سب نوازشوں اور الطاف و عنایات کا دل پر بڑا اثر ہے اور میں تہ دل سے ان کے لئے سپاس گذار ہوں۔